رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۲ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۲۹ شوال ۱۳۶۲ھ | ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵۴

73

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۸ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو نقرس کی وجہ سے پاؤں میں درد اور ورم بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الفضل میں زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب انصار اللہ کا جلسہ ہوا جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر۔ حافظ مبارک احمد صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب معلم المجاہدین۔ مولوی تاج الدین صاحب۔ ماسٹر خیر الدین صاحب اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سیکرٹری مرکزیہ انصار اللہ نے تقاریر فرمائیں۔ اور انصار اللہ کو ان کے فرائض کو زیادہ منظم صورت میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ——— کل چھ بجے شام میاں عبد الرحیم صاحب بوٹ میکر دار الرحمت کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی ؛

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۹ شوال ۱۳۶۲ھ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا معنوی تجزیہ

معزز معاصر "مسلمان" نے "ایک جدید سیرۃ النبی کی ضرورت" پیش کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی "سیرت کو نمایاں کرنے کے لئے چند پامال رستوں سے ہٹ کر چلنے والا کوئی نہیں حتی کہ اس نقطۂ نظر سے شبلی مرحوم کا کارنامہ سیرت بھی ناقابل اطمینان ہے۔ مرحوم کے شاہکار کو در اصل قرنوں پیشتر لکھا جانا چاہیئے تھا۔ اور جس وقت یہ سیرت لکھی گئی تھی۔ اس وقت کسی "شہنشاہ کار" کو سامنے آنا چاہیئے تھا" معاصر موصوف کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے معنوی تجزیہ کی ضرورت ہے۔ اور اس رنگ میں جو سیرت لکھی جانی چاہیئے۔ اس کے چند عنوان بھی معاصر مسلمان نے بطور مثال پیش کئے ہیں مثلاً رسول کریم نبی کی حیثیت میں۔ انقلابی کی حیثیت میں۔ لیڈر کی حیثیت میں۔ خطیب کی حیثیت میں اور سپاہی کی حیثیت میں۔ حاکم۔ جج یا قاضی کی حیثیت میں۔ حضور کیسے انسان تھے۔ کیسے دوست تھے۔ کیسے شوہر تھے۔ کیسے آقا اور کیسے باپ تھے وغیرہ وغیرہ

معاصر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات آج انہوں نے پیش کی ہے اور تحریک کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ آج سے نصف صدی پیشتر مکمل ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس رنگ میں سیرت کے تمام پہلو نہایت شرح و بسط سے بیان فرما چکے ہیں۔ اور یہ "شہنشاہ کار" بہت عرصہ پیشتر دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ لیکن جو لوگ سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھتے ہی نہیں۔ وہ کس طرح ان موتیوں کی قدر و قیمت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ جو ان میں درج ہیں۔ اور نہیں اگر معاصر مسلمان صرف الفضل کے خاتم النبیین نمبروں پر ہی نگاہ ڈال لے۔ تو اُسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے تمام پہلو بزرگان سلسلہ آسان۔ عام فہم اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرما چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کی بلندی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ جو تجویز آج مسلمانوں کے ذہن میں جنم لے رہی ہے۔ اور جس کا خیال پیش کرنیوالے ذہن کی رسائی کو قابل فخر سمجھتے ہیں۔ وہ حضور علیہ السلام اپنی زندگی میں مکمل اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مکمل کر گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے گذشتہ چودہ سو سال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اور سچی نعت بیان کی ہے۔ آپ نے دنیا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان احسانات کو بیان فرمایا اور بتایا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے آپ کی زلفوں۔ خال چاہ غبغب۔ گیسو۔ رنگ اور دندان و لب کے حسن و دلکشی کو پیش کرنا بے ہودگی ہے آپ کی صحیح تعریف اور صحیح نعت یہ ہے۔ کہ آپ کے اندر جو کمالات اور خوبیاں ہیں اُن کو ظاہر کیا جائے۔ آپ کے اخلاق کا کمال۔ کمال علم و حکمت۔ بے نظیر محبت الٰہی۔ آپ کا فیض روحانی اور قوت قدسی۔ آپ کی صحبت کا اثر دوسروں پر۔ آپ کا زندہ نبی ہونا اور اسی قسم کے دوسرے مضمون ہیں۔ جو آپ نے بیان فرمائے ہیں۔ اور جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ سچا عاشق ہی اصل حسن کو دیکھ سکتا ہے۔ اور دربار میں قرب رکھنے والا ہی حقیقت کو پا سکتا ہے۔ پس جس امر کی طرف معاصر مسلمان نے توجہ دلائی ہے۔ وہ بہت ضروری اور بہت ہی اہم ہے اور مسلمانوں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن جو کچھ معاصر موصوف کے خیال میں لکھا جانا چاہیئے اس سے بہت زیادہ لکھا ہوا موجود ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اُسے پہنچایا جائے۔

ذبیحہ گاؤ کا استعمال اور مسلمان

ضلع کانگڑہ کے قصبہ نور پور میں فرمہ وار حکام کی طرف سے مذبح کھولنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس پر گذشتہ کئی ماہ سے پنجاب کے ہندوؤں نے شور برپا کر رکھا ہے۔ اور اخباروں میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ ہندو اخبار اس کے اجراء کو ناجائز اور نامناسب ثابت کرنے کے لئے بعض دلیلیں دے رہے ہیں۔ اور ہندو لیڈر بیانات جاری کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں راجہ نریندر ناتھ صاحب کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ہندو نقطۂ نگاہ کو درست ثابت کرنے کے لئے بعض عجیب دلائل دیے ہیں۔ مثلاً یہ کہ "فارسی لٹریچر میں گوشت گاؤ کا کوئی ذکر نہیں۔ حاتم جو سخاوت میں مشہور ہے۔ اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ اس نے چالیس اونٹ ذبح کئے۔ مگر گائے ذبح کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ کتاب دربار اکبری اور بابر و جہانگیر کے تذکروں میں بھی بے شمار کھانوں کا ذکر ہے۔ مگر گائے کے گوشت کا نام و نشان نہیں ملتا۔"

افسوس ہے۔ کہ راجہ صاحب ایسا صاحب علم انسان اس بات سے ناآشنا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب اور ان کے تمدن و معاشرت کے اصولوں کی بنیاد نہ تو فارسی لٹریچر پر ہے۔ نہ کتاب دربار اکبری یا بابر و جہانگیر کے تذکروں پر اور نہ ہی حاتم کے کسی فعل پر۔ کہ جو ظہور اسلام سے قبل گذر چکا ہے۔ بلکہ قرآن مجید اور احادیث پر ہے۔ پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ انہیں ذبیحہ گاؤ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اگر ان میں کوئی ہدایت ہے۔ تو پیش کی جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے ذبیحہ گاؤ کے استعمال کی اجازت دی ہے ......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

۱۷ر اکتوبر ۱۹۴۳ء پہلا اجلاس زیر صدارت میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ پہلے ملک عبدالرحمن صاحب خادم وکیل گجرات نے "اسلام کے پانچ ارکان تعلیم" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ مسلمانوں کا ان ارکان کی حقیقی روح سے کس قدر بُعد ہو چکا ہے۔ اگر وہ ان ارکان کو سمجھتے۔ تو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت ہرگز نہ کرتے۔ بعد ازاں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دینے میں خدائے حکیم کی حکمت" کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی کمالات پیش کرکے بتایا۔ کہ آپ ہی دراصل خاتم النبیین کہلانے کے حقدار ہیں۔ بعد ازاں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے خلافت و امامت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خلافت راشدہ کے برحق ہونے کے متعلق شیعہ کتب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اہل بیت کے حوالہ جات پیش کئے۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت سردار شوودیو سنگھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پریذیڈنٹ مصالحتی بورڈ منعقد ہوا۔ اس میں پہلے گیانی واحد حسین صاحب نے "سکھ مسلم اتحاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ مسلمان ہمیشہ سکھ گوروں سے نیک سلوک کرتے رہے ہیں۔ بڑے بڑے نازک مواقع پر ان کی گراں قدر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ امرتسر کے گوردوارہ کا سنگ بنیاد حضرت میاں میر صاحب سے رکھوایا گیا۔

بعد ازاں گیانی عباد اللہ صاحب نے "حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وحدانیت" کے موضوع پر مفصل تقریر کی۔ اور توحید کے متعلق گرنتھ صاحب کے متعدد شلوک پیش کرکے قرآن مجید کی آیات سے نہایت خوبصورتی سے ان کی مطابقت دکھائی اور آخر میں سکھوں کی مذہبی کتب سے پیشگوئی پیش کی۔ کہ آخری زمانہ میں ہندو مسلم بگڑ جانے والے ہیں۔ اور اسی زمانہ میں ایک اوتار کا ظہور ہوگا۔ جو اسلامی جامہ میں ہوگا۔ اور پرگنہ بٹالہ میں اس کا ظہور ہوگا۔ صدر محترم نے اپنے ریمارکس میں اس جلسہ کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ اسلام اور سکھ دھرم آپس میں بہت قریب ہیں۔

اجلاس سوم۔ قریباً ۹ بجے شب زیر صدارت شیخ عبدالقادر صاحب جنرل سیکرٹری انجمن اسلامیہ سیالکوٹ منعقد ہوا۔ پہلے قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے "غیر مسلموں کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ نہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اور نہ اس میں ایسے جبر کی تعلیم دی گئی ہے۔ بعض اور اعتراضات کے جواب بھی دیئے گئے۔

اس کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور وفات مسیح۔ نبوت مسیح موعود۔ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ اور محمدی بیگم والی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدر نے نبوت مسیح موعود اور محمدی بیگم کی پیشگوئیوں وغیرہ پر بعض اعتراضات کئے۔ جن کا مولوی صاحب موصوف نے تسلی بخش جواب دیا۔ آخری تقریر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا نے "مسلمانوں کی موجودہ حالت" کے موضوع پر کی۔ اور ہر پہلو میں ان کی پستی اور انحطاط کا دردِ دل سے نوحہ کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے وجود کو خدمت اسلام کے لحاظ سے اور اپنے عملی نمونہ کے لحاظ سے رحمت الٰہی ثابت کیا۔ صاحب صدر نے اپنے ریمارکس میں مسلمانوں کو ننگ اسلام قرار دے کر جماعت احمدیہ کے متعلق خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ مسلمانوں کی حالت زار بیان کرتے ہوئے اگر آپ جماعت احمدیہ کو پیش نہ کرتے تو مجھے افسوس ہوتا۔

نوٹ:۔ مختلف اجلاسوں کے دوران میں جناب روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ اپنی پرکیف نظموں سے حاضرین کو محظوظ فرماتے رہے۔ رئیس مینائی صاحب بھی وقتاً فوقتاً نظمیں سناتے رہے۔ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (نامہ نگار)

ایک طالب علم کا خط اپنے امام کے حضور

سید شریف احمد صاحب آف منصوری محلہ دارالبرکات قادیان لکھتے ہیں۔

عرصہ سے میری خواہش تھی۔ کہ میں تحریک جدید میں شامل ہو جاؤں۔ لیکن میرا ہاتھ خالی تھا۔ دو سال سے میں نے اپنی جیب خرچ میں سے پیسے جمع کرنے شروع کئے۔ اس نیت اور ارادہ کے ساتھ کہ میں تحریک جدید میں شامل ہو جاؤں۔ میرے آقا! الحمد للہ اب میرے پاس اتنے پیسے ہیں۔ کہ میں تحریک جدید میں شامل ہو سکتا ہوں۔ اس عریضہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں ۵ - ۵/۱ - ۵/۲ - ۵/۳ - ۵/۴ - ۵/۵ - ۵/۶ - ۵/۷ - ۵/۸ - ۵/۱۲ کل ۵۲ روپے چندہ پیش حضور ہے۔ اگر خدا نے توفیق بخشی۔ تو دسویں سال میں اور بھی اضافہ کروں گا۔ انشاء اللہ۔ میں نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہونے اور دینی ترقی کے لئے حضور دعا فرمائیں۔ ہر احمدی طالب علم اور ہر احمدی بچہ کی یہ خواہش اور نیت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دین پھیلانے کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتا رہے اور اس کے لئے ماحول بھی پیدا کرتا رہے۔ تا اپنے امام کی جب بھی آواز سنے۔ اس پر فوری لبیک کہہ سکے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

قادیان میں پبلک ریڈنگ روم کا افتتاح ۲۹ر اکتوبر بعد نماز جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب پبلک ریڈنگ روم قادیان کا افتتاح فرمائیں گے جملہ سرپرستان و ممبران سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً درخواست ہے۔ کہ وہ ریڈنگ روم میں جو سبزی منڈی کے پاس بڑے بازار میں ہے تشریف لاکر دعا میں شامل ہوں۔ عبدالرحمن بشیر مینیجر ریڈنگ روم قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) جماعت احمدیہ شیموگہ ریاست میسور نے بعض غیر احمدی احباب پر جبکہ وہ ایک احمدی عورت کے قبرستان میں دفن کرنے پر مزاحم ہوئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ یہ مقدمہ کافی عرصہ تک عدالت ماتحت میں چلتا رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوا۔ اور مخالفین کو سزا ہو گئی۔ اب پر مخالفین نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ) (۲) ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ سے لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار بمعہ اہل و عیال افریقہ سے واپس آرہا ہے۔ آج کل بحری سفر خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت پہنچا لے۔ نیز عاجز آئی۔ ایم۔ ایس میں سینئر کیپٹن کے رینک میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بابرکت کرے۔ (۳) مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری دھریالہ جالب آنکھوں پر زخم کی وجہ سے تکلیف میں ہیں (۴) مولوی عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش ضلع ہوشیارپور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں (۵) محمد یاسین صاحب لدھیانہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں (۶) عبدالرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں کی صحت خراب ہے۔ (۶) امام علی صاحب احمدی جنگی خدمات میں مصروف ہیں (۷) محمد شریف صاحب فٹر کا ایک مقدمہ چل رہا ہے (۸) بابو احمد جان صاحب کراچی دینی و دنیوی ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۹) منشی کریم بخش صاحب دہلوی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۱۰) برکت علی صاحب ایران سے واپس آرہے ہیں۔ سفر نے ان کی صحت پر بُرا اثر ڈالا ہے (۱۱) شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی پنشنر محلہ دارالفضل کی اہلیہ صاحبہ کئی روز سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت و عافیت اور کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت:۔ میاں جھنڈا صاحب ساکن دنجوال جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اور بغرض علاج نور ہسپتال قادیان میں داخل تھے فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

مفصل رُوئداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲ اخاء بروز جمعۃ المبارک دارالشکر کے شمالی میدان میں شروع ہوا۔ مجالس قادیان کے خیمے صبح ۱۰ بجے ہی نصب کئے جانے لگے۔ خیمے لگانے کے بعد خدام کھانا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے واپس آ گئے۔ اس دوران میں مقام اجتماع پر پہرہ رہا۔ جو ایک رات قبل بھی تھا۔ خدام کی حاضری پانچ بجے شام مقام اجتماع پر تھی۔ بقیہ خیمے نصب کئے گئے۔ اور نماز مغرب وعشا جمع کر کے ادا ہوئیں۔ ازاں بعد کھانا کھایا گیا۔ اور تلاوت وعہد کے بعد سونے سے قبل افتتاحی دعا ہوئی۔

اس اجتماع میں خدام الاحمدیہ کے علاوہ اطفال بھی (۱۱ تا ۱۵ سال) شامل تھے۔ ان کے ذمہ خدام کے گھروں سے کھانا لانے کا کام تھا۔ وہ اپنے مربیوں کی زیر نگرانی صبح ۹½ بجے اور شام چھ بجے کھانا لاتے۔ ہر خادم کے گھر سے علاوہ اس خادم کے ایک مہمان کا کھانا آتا۔ اور پھر وقت پر جملہ خدام میں تقسیم ہوتا۔ کھانے کی تقسیم نیز دیگر وقتی امور کو ضبط میں لانے کے لئے مقام اجتماع کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ پر ایک بلاک لیڈر مقرر کیا گیا۔ جو اپنے بلاک کے ہر انتظام کا ذمہ دار تھا۔ کھانا ہر بلاک میں بھجوایا جاتا۔ حاضری ہر بلاک سے منگوائی جاتی۔ مقابلوں اور پہرہ کے لئے خدام بلاک لیڈر کے ذریعہ طلب کئے جاتے غرضیکہ مقام اجتماع کو تین اندرونی حصص میں تقسیم کرنے سے تقریباً ہر امر نہایت خوش اسلوبی سے انجام پاتا رہا۔ بہت سے خدام بیرونی مجالس کے جمعہ کے روز دوپہر کی گاڑی تک پہونچ چکے تھے۔ رات کی گاڑی سے بھی خدام پہونچے۔ جو سیدھے مقام اجتماع میں آ گئے۔ انہیں اس وقت کھانا کھلایا گیا۔ آخر میں زعماء قادیان کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ان سے غیر حاضرین کی فہرستیں حاصل کی گئیں۔ غیر حاضرین کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن پہلے سے مقرر تھا

ہفتہ کے روز خدام کو ادائیگی نوافل تہجد کے لئے ۴½ بجے صبح بیدار کیا گیا نوافل ادا کرنے کے بعد نماز فجر ہوئی۔ جس کے بعد اجتماعی ورزش کرائی گئی۔ خدام الاحمدیہ کے ہر رکن کے پاس ایک تھیلا ہونا ضروری تھا جس میں علاوہ دیگر ضروری اشیاء کے سیر بھر بھنے ہوئے چنے بھی تھے۔ خدام ناشتہ ان چنوں سے کرتے۔ اور اس طرح اس تحریک جدید کی سادگی کا عملی نمونہ پیش کرتے۔ جس کی فوج انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین نے قرار دیا ہے ناشتہ کے بعد مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ جن کا مختصر رپورٹ میں ذکر پہلے کیا جا چکا ہے ان تمام مقابلوں میں انعامات دیئے گئے۔ جن کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ کوشش کی گئی۔ کہ مقابلے صرف ان کھیلوں میں ہوں۔ جو انسانی زندگی میں مفید ہو سکیں۔ اور جو محض ضیاع وقت اور فضول اور نکمی حرکات پر مشتمل ہونے کے بجائے ذہنی ارتقاء کا باعث ہوں۔ اور انسان کے ان قوٰے کو تقویت دیں۔ جن کی صحت و مضبوطی اس کی زندگی کو کامیاب بنا سکتی ہے۔ چنانچہ حواس خمسہ سے متعلق چکھنا۔ سونگھنا۔ محسوس کرنا دیکھنا نیز مشاہدہ و معائنہ حفظ اور پیغام رسانی۔ وغیرہ کے مقابلے ہوئے جن سے عقل تیز اور باریک حواس قوی ہوتے ہیں۔ جسمانی نشوونما کے لئے دوڑ۔ گولہ پھینکنا۔ اور کبڈی ایسی سادہ کھیلوں کو زیادہ ترجیح دی گئی۔

اخلاقی مقابلے :- دو بجے خدام نے کھانا کھایا تین بجے نماز ظہر وعصر جمع ہوئیں۔ اور بعد ازاں اخلاقی مقابلے شروع ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اجتماع پر علاوہ ورزشی اور جسمانی مقابلوں کے خدام کا امتحان ایسے امور کا بھی ہونا چاہیئے جن سے ان کے معلومات دینیہ کا علم ہو سکے۔ تا ان میں اخلاق کے متعلق اسلامی تعلیم کو سیکھنے کا میلان اور اہم مسائل سلسلہ اور ضروری تاریخی واقعات کا علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں علمی اور اخلاقی مقابلے ہوئے۔

اخلاقی مقابلوں کے لئے ایک پرچہ بنایا گیا جس کے چند سوال نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ایک آدمی اگر آپ کے پاس کسی کی غیبت کرے۔ اور آپ کے منع کرنے پر یہ کہے۔ کہ میں اس کے مونہہ پر بھی ایسا کہہ دوں گا تو آپ اسے کیا جواب دینگے۔

(۲) کیا جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے مطابق گالی کا جواب گالی سے دینا جائز ہے۔ اور اگر ہے تو کیوں؟

(۳) اگر آپ کے والدین آپس میں جھگڑ پڑیں تو آپ کی ہمدردی کس کے ساتھ ہوگی؟

(۴) امراء و غرباء کے تعلقات کو قائم کرنے کے لئے آپ جو طریقے استعمال کریں گے۔ ان میں سے ایک کا ذکر کریں۔

حصہ لینے والے خدام سے باری باری مختلف سوالات دریافت کئے گئے۔ سب سے اچھے جوابات دینے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ یہ سلسلہ پانچ بجے تک جاری رہا۔ جس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام تھا۔

تلقین عمل :- پانچ بجے شام زیر صدارت آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی ایس۔ آئی۔ جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا تلقین عمل کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد قیس مینائی صاحب نے اپنی ایک نظم "شاعر کا استخارہ" پڑھی۔ اس نظم میں احمدیت کا ایک دلکش اور حسین تصور پیش کیا گیا تھا۔ حبیب اللہ خان صاحب حیدرآباد دکن نے "ہماری مشکلات اور ان کا حل" کے موضوع پر تقریر کی جس میں شہری مجالس کی تکالیف کا ذکر کیا۔ اور بیان کیا کہ اراکین اگر دور دور رہتے ہوں۔ تو انہیں مختلف حلقوں میں تقسیم کر کے ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ جمعہ کے روز آسانی کے ساتھ ہفتہ وار تربیتی و تعلیمی اجتماع ہو سکتے ہیں۔ دیہات میں تبلیغ اور وقار عمل کے لئے جانے سے اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ اسی موضوع پر بعض اور اصحاب نے بھی مختصر الفاظ میں اظہار خیالات کیا۔ جس میں خدام میں جوش عمل پیدا کرنے۔ انصار سے تعاون کرنے کی درخواست کرنے۔ انفرادی اور اجتماعی کام کو الگ الگ کر کے ان کی نگرانی کرنے کی تجاویز پیش کی گئیں۔ اس موقعہ پر معزز صدر اجلاس نے فرمایا کہ اگر وقار عمل کی روح کو جاری کیا جائے تو نہ صرف شہروں میں بلکہ دیہات میں بھی زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ حفظان صحت کے متعلق جو مشکلات ہمیں پیش آتی ہیں۔ ان کو دور کر کے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مشکلات کے حل کرنے کا یہ اصل ہے۔ کہ ہم یہ سمجھیں کہ نیا کام کرنا ہے۔ اس کی شکل ذہن پر حاوی نہ ہو۔ اور اگر اس کو عین اسی طریق پر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ تو کیا ہم اس کی روح کو بھی قائم نہیں کر سکتے۔ بعض اوقات شہروں میں خاکروب ہڑتال کر دیتے ہیں۔ یہ موقعہ صفائی کرنے کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کلکتہ کے احباب نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ شملہ میں لوگ ملازمت کے سلسلہ میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اگر بعض غیر مستطیع احباب یا جماعت کے نسبتاً غریب بھائیوں کا یا دوسرے محتاجوں کا سامان ہمارے خدام اٹھا کر سٹیشن تک پہونچا آیا کریں۔ تو علاوہ وقار عمل کی روح پیدا ہونے کے تبلیغ کا بھی ایک عمدہ طریق نکل سکتا ہے۔ کیونکہ جب لوگ دیکھیں گے کہ فلاں محکمہ کا سیکرٹری یا انڈر سیکرٹری یا ممبر یا کوئی اور معزز افسر غرباء کا سامان اٹھا رہا ہے۔ تو لوگ حیرت سے اس کے متعلق سوال کریں گے جس کا جواب ان کے لئے روحانی تشفی کا باعث ہوگا۔

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور نے "قومی ترقی میں صحت جسمانی کی ضرورت" کو ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ قومی ترقی ایک اجتماعی چیز ہے۔ اور صحت جسمانی ایک انفرادی شے۔ جسم کی صحت کا نتیجہ قومی اہمیت کے لحاظ سے اجتماعی نکلتا ہے۔ افراد کو علیحدہ کر دینے سے قوم کی ہستی کیا رہ جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ افراد سے تعلق رکھنے والی باتیں دوسرے پہلو کے لحاظ سے قومی اہمیت رکھتی ہوں۔ اگر صحت کمزور ہو تو حصول علم کے لئے کوشش نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح سیاسی لحاظ سے بھی کمزور صحت قوم کو کامیاب نہیں کر سکتی۔ تبلیغ میں بھی چونکہ سفر مشکلات در پیش ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کے لئے بھی صحت جسمانی کی بہت ضرورت ہے۔ پس صحت جسمانی کو قومی ترقی میں بہت بڑا دخل ہے۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارتی تقریر

آخر میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہماری مجلس خدام الاحمدیہ اور دنیا میں دوسری مجالس میں جو نمایاں اور واضح فرق ہے وہ یہ ہے کہ دوسری مجالس کے مقاصد وہ نہیں جو انکے بانیوں نے انکے سامنے رکھے

مگر آپ لوگ ایک نبی کی قائم کردہ جماعت کا نوجوان حصہ ہیں۔ اور آپ کے مقاصد وہ ہیں۔ جو خدا کے نبی نے آپ کے سامنے رکھے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ ہم دنیا کی بیماریوں کے علاج کی اہمیت کو سمجھیں۔ شناخت کریں اور دنیا کو بتائیں۔ دوسرے لوگ اپنی عقل سے سوچتے ہیں۔ اور ان کی سکیم کے بعض حصے مفید اور بعض حصے مضر ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس جو تجاویز ہیں۔ اگر ہم ان کا نتیجہ فوری طور پر سامنے نہ بھی دیکھتے ہوں۔ تو بھی ہم ایمان کے لحاظ سے یہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا فائدہ ہوگا۔ دوسرے لوگ عقل کے لحاظ سے نظر آنے والی ضروری اور مفید چیزوں پر ہی عمل کر سکتے ہیں۔ خواہ وہ مضر ہی ہوں۔ ہمارا شک کا مرحلہ پیچھے رہ گیا ہے۔ جب ہم نے ہدایت کو پا لیا اور ہماری طبیعت مطمئن ہو گئی۔ تو پھر ہمیں اس کے فوائد پر غور کرنیکی ضرورت نہیں۔ ورنہ یہ ایک بدعہدی ہوگی۔ اور اگر نیک نیتی سے ہم ایسا کریں۔ تو یہ اپنی کوششوں اور وقت کو ضائع کرنا ہے۔ نبی پر ایمان لانے کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ بعض پہلو ایسے ہوتے ہیں جو طبائع کے مخالف ہوں۔ یا جن کا فائدہ دیر سے ہوتا ہو یا آئندہ چل کر قوم نے ان سے فائدہ اٹھانا ہو۔ در اصل بات یہ ہے۔ کہ قومی نتائج رکھنے والی باتوں کا فائدہ دیر سے نکلتا اور نظر آتا ہے۔ نظام میں جو حصے قومی ہوتے ہیں۔ ان کا نتیجہ آہستہ آہستہ نکلتا ہے۔ اور اس کے لئے متواتر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اس یقین کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری کوششوں کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ اور یہ کہ بغیر اس کے ہماری قوم مر جائے گی۔ جب یہ بات ہم سامنے رکھ لیں گے۔ تو دنیوی مجالس کا معیار کہ فلاں بات اچھی ہے۔ اس لئے اسے کرو۔ اور فلاں چونکہ ہمیں اچھی نہیں لگتی۔ اس لئے اسے چھوڑ دو۔ یہ ہمارا معیار نہ رہیگا۔ کیونکہ ہم نے اپنی سمجھ کے مطابق کام نہیں کرنا۔ بلکہ خدا اور اس کے نبی کی سمجھ کے مطابق کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کمال رحمت اور شفقت سے ہماری ترقی اور تربیت کا انتظام فرما لیا ہے۔ کسی بات کو چھوٹی قرار نہ دو۔ اگر دہ

آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ اگر ساری چھوٹی باتوں کی حفاظت کروگے۔ تو بڑی باتیں آپ ہی محفوظ ہو جائیں گی۔ ہر شخص کے لئے سب سے بڑی وہی بات ہے جس پر عمل کرنا اس کے لئے مشکل ہو۔ آپ لوگوں کا عہد جسے بار بار دُہرایا جاتا ہے۔ اس میں آپ یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ قومی اور ملی مفاد سوائے ایسے مواقع کے جو ایک ظاہری یا مخفی جنگ کی صورت میں پیدا ہو جائیں۔ روزانہ ایسی اہمیت حاصل نہیں کرتے۔ روزانہ

کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے غافل رہنا مر جانے کے مترادف ہے۔ اس بڑی قربانی کی تربیت یہ ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اہمیت دی جائے۔ کہ یہ ہمارے لئے ضروری ہے۔ انسان کی جان کیا چیز ہے۔ یہ مجموعہ ہے اس کے اوقات کا۔ اور اس کے قویٰ اور اس کی طاقتوں کا۔ اگر ان طاقتوں کو اس قومی اور ملی مفاد میں لگاتا نہیں تو وہ جان کو نہیں بلکہ مفاد کو قربان کر رہا ہے۔ آپ اپنے آپ کو جان اور مال اور عزت کے مفہوم کے لحاظ سے سمجھاتے رہا کریں۔ ہر لحظہ جو میری جان ہے۔ اور جو

زندگی مجھے عطا ہوئی ہے۔ میں اُسے قومی اور ملی مفاد کے لئے قربان کر رہا ہوں۔ محض عہد دُہرانا کافی نہیں۔ اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کی تشریح کو سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ باوجود متواتر تلقین کے ہماری جماعت کے نوجوانوں میں مغربیت بڑھ رہی ہے۔ اور یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ مغربیت کی باتیں زیادہ مفید ہیں۔ بہ نسبت ان کے جو ہمیں سکھائی گئی ہیں۔ اصل میں ہر بات مغرب کی بُری نہیں۔ پر جو باتیں ہمارے پاس اس کے مقابل میں ہیں یا اس سے اچھی ہیں وہ ہماری ہیں۔ مغرب والوں کا نیک نمونہ ہمارے لئے شرمندگی کا باعث ہونا چاہیئے۔ یقیناً جو کچھ مغربی اقوام کر رہی ہیں۔ گو وہ ظاہری طور پر وقتی لحاظ سے خوشنمائی رکھتی ہوں۔ وہ بہتر نہیں۔ یہ اپنے ہاتھوں ان کی تباہی نے بتا دیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلامی معاشرت کو اسلامی اخلاق کو۔ اسلامی تمدن کو اور اسلامی سیاست کو نمایاں کریں۔ یہ خوف کہ دوسرے لوگ مغربیت کو اچھا کہتے ہیں ہمیں اپنے دلوں سے نکال دینا چاہیئے۔ ہمیں اس کی پروا نہیں کرنی چاہیئے کہ ہماری برادری۔ کالج کے طالب علم یا پروفیسر کیا کہیں گے۔ کیا ہم نے احمدیت قبول نہیں کی؟ کیا ہم نے احمدیت کو قبول کرکے ان لوگوں کی اس سے بھی زیادہ مخالفت برداشت نہیں کی۔ تو ہم اس قربانی کو کرکے اس سے فائدہ کیوں حاصل نہ کریں ہمیں ان کی آراء کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔

ہمیں یہ تعلیم۔ یہ روشنی اور یہ ہدایت اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی ہے۔ سب سے بہتر طریق اسے محفوظ رکھنے کا یہ ہے۔ کہ ہم اپنی ذات میں اس کی خوبیاں پیدا کریں۔ لوگوں کو ہمارے عقائد یا دعاوی کی مثال پوچھنے کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ ہمارا عمل ہمارے دعویٰ کی تصدیق کرے گا۔ گالیاں سنکر صبر کرنا تو بڑی بات ہے۔ ہم میں سے بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ خیال رہے کہ اگر کوئی تعدی بھی کرے۔ تو ہم تحمل کا نمونہ دکھائیں۔ نہ یہ کہ قبل اس کے کہ وہ گالی دے ہم تھپڑ مار دیں۔ پس جب تک ہم سب ایک جیتے پھرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ایک ضروری ریزولیوشن

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع اور تعمیل کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔

ہم میں سے بعض نا تربیت یافتہ خدام و اطفال کی طرف سے ایک آداب اسلامی کے خلاف سرزد ہونے والی حرکت کے باعث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہم سے ناراض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے تاریخی حالات سے ثابت ہے کہ جب بعض اوقات حضورؐ کے بعض صحابہ کرامؓ کی طرف سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہو گئی۔ جس کا نتیجہ حضور علیہ السلام کی ناراضگی ہوا۔ تو ان اصحابِ رسولؐ نے اس لغزش کی پاداش میں اپنے پر کوئی سزا وارد کرلی۔ جو سزا ان کی توبہ اور اصلاح کا موجب ہوئی۔ صحابہ کرامؓ کا اسوۂ حسنہ ہم نوجوانانِ احمدیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ چنانچہ اس اسوہ کی روشنی میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ چونکہ اس کی اہم ذمہ واری مجلس عاملہ مرکزیہ اور قائدین و زعماء پر ہے۔ اس لئے وہ سب پانچ روزے رکھیں۔ روزہ ہر اتوار کے روز رکھا جائے۔ دیگر اراکین تین روزے رکھیں۔ اور اس حرکت کے قصور وار خدام کے لئے یہ اضافہ ہے کہ علاوہ تین روزوں کے وہ پہلے روزہ میں اعتکاف بیٹھیں۔ اور ہفتہ کی مغرب (۳۰ اخاء) سے اتوار کی مغرب تک وقت مسجد میں گذاریں۔ روزوں میں سب خدام خدا تعالیٰ کے حضور پوری توجہ اور الحاح کے ساتھ استغفار کریں۔ یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ اس ریزولیوشن کی تعمیل ہر مقام کی ہر مجلس کے ہر خادم کیلئے لازمی اور ضروری ہے۔ اور جملہ قائدین زعماء اور قصور وار خدام انفرادی طور پر تعمیل کے بعد دفتر مرکزیہ کو رپورٹ کریں۔

قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ صدر مجلس انصار اللہ۔ اور الفضل کو بھجوائی جائیں۔

خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

YOUR COMPLETE REQUIREMENTS

in

Account Books & Printed Stationery

VISIT

LION PRESS

STATIONERY DEPOT

HOSPITAL ROAD - LAHORE

Estd. 1919 3087

FULL LIST SENT FREE ON DEMAND

وصیتیں

نوٹ ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۹۸۱ منکہ زینب بی بی بنت حکیم اللہ بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گھنیکے بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۷/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ -/۳۲ روپیہ ہے اور مبلغ -/۵ روپیہ ماہوار مجھے بطور ذاتی خرچ اخراجات ملتے ہیں۔ اور میرا زیور قریباً چاندی کا وزنی ایک پاؤ پختہ یعنی ۳۰ تولہ ہے۔ یہ کل رقم قریباً مبلغ -/۶۲ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اور ۸ر ماہوار ذاتی جیب خرچ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ماہوار ۸ر وصیت کرتی ہوں۔ کہ ادا کرتی رہا کرونگی۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ مالک اس کی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۶ ۷/۳۳

الامتہ ۔ زینب بی بی ولد حکیم اللہ بخش صاحب مرحوم گواہ شد۔ عبد الرحیم احمدی۔ گواہ شد خلیل احمد ولد محمد اسمٰعیل سکنہ گھنیکے بانگر (دیسر موصیہ)

نمبر ۶۹۸۲ منکہ صابرہ بیگم زوجہ عبد الرحمٰن قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات بطور جائداد کے ہیں۔ جو کہ مجھے مہر میں ملے ہوئے ہیں۔ آج کے نرخ بازار کے مطابق ان کی قیمت -/۳۵۱ روپے ہے۔ جس میں ڈنڈیاں طلائی ۱/۲ ۲ تولہ قیمت -/۱۷۳ روپے۔ پھول طلائی ۳/۴ تولہ قیمت -/۴۵ روپے۔ لونگ طلائی ۶ ماشہ قیمت -/۳۰ روپیہ۔ چوڑیاں چاندی ایک جوڑا ۴۰ تولہ قیمت -/۴۰ روپے۔ گوکھرو چاندی ۲۰ تولہ قیمت -/۲۰ روپیہ۔ بند نقرئی ۱۲ تولہ قیمت -/۱۲ روپیہ۔ بانکاں چاندی ایک جوڑی ۳۰ تولہ۔ قیمت -/۳۰ روپے۔ کوکا طلائی -/۱ روپیہ۔ جن تمام زیورات کی کل قیمت -/۳۵۱ روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔

الامتہ ۔ صابرہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرحمٰن بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ شمس الدین بقلم خود سیکرٹری مال وصایا انجمن احمدیہ بنگہ۔

نمبر ۶۹۸۶ منکہ خورشیدہ خانم زوجہ ملک افتخار احمد خاں صاحب اعجاز قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند۔ (۲) ایک جوڑی کڑے طلائی۔ ایک عدد مالا طلائی ایک عدد ہار طلائی۔ دو جوڑی کلپ طلائی۔ دو عدد مندریاں طلائی۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ دو عدد چوڑیاں طلائی۔ مجموعی وزن زیورات طلائی بیس تولہ قیمتی بصورت نرخ موجودہ مبلغ چودہ صد روپیہ (۳) ایک جوڑی لچھے نقرئی وزنی تیس تولہ قیمت اندازاً تیس روپیہ۔ میں اپنی اس مندرجہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس جائیداد کے علاوہ کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کے حصہ وصیت میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت سے ادا شدہ متصور ہوگی۔ فقط

الامتہ خورشیدہ خانم زوجہ ملک افتخار احمد خاں صاحب اعجاز حال بنگلہ گھیر والہ ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع ملتان۔ گواہ شد۔ چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی ٹی ۵۲۲۷ بنگلہ گھیر والہ ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع ملتان گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان ۲۲ ۸/۳۳

نمبر ۶۹۸۵ منکہ طاہر النساء احمدی زوجہ منشی دیوان الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۱۸ء ساکن موضع تاردا ڈاکخانہ لالپور ضلع ٹیپارہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ر اگست ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) زمین کاشت ڈیڑھ کانی (یعنی ۴۵ ڈیسی مل) ہے۔ جس کی قیمت اندازاً موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ ۹۰۰ روپیہ ہوتا ہے۔ اس زمین کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اس کے علاوہ میری وفات پر میری اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں تو وہ اس حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ جو متروکہ جائیداد سے واجب الوصول ہے اس جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائداد فی الحال موجود نہیں جس کا ذکر اس وصیت میں کیا جاوے۔ العبد طاہر النساء احمدی زوجہ منشی دیوان الدین صاحب مرحوم ساکن تاردا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد احمد علی پریذیڈنٹ جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کے جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:-

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ۔ قادیان

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے،

قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۸ر یکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲/۵

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رض دواخانہ معین الصحت قادیان

حیاتن

یہ گولیاں معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ درد۔ ہیضہ اسہال قے اور پیچش کے لئے بے حد مفید ہیں۔ موسم برسات میں ان کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ بسا اوقات اچانک ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کو بھی نافع ہے۔

قیمت ایک روپیہ کی ۴۰ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

سیڈوٹین

ایک اور تازہ شہادت

"مریضہ کو ایک ہفتہ دوا استعمال کرائی گئی دورے بالکل رک گئے ہیں صحت اچھی ہے ضعف دل گھبراہٹ اور بے چینی اب نہیں ہے۔ دورہ کیوقت اعصاب کا اکڑ جانا۔ دل کا بیٹھ جانا اور بیہوشی جو کسی تدبیر سے بھی رفع نہیں ہوتی تھی۔ آپکی دوا کے استعمال سے اب سب کو فائدہ ہوگیا ہے اور سستی بیدلی اور مایوسی بھی رفع ہوگئی ہے۔ غذا کے بعد پیٹ میں جو درد ہوتی تھی اس سے بھی آرام ہے اور خوابیں بھی اب نہیں آتیں۔ اور نیند اب اچھی آجاتی ہے۔ اب عام صحت جسمانی کا علاج کریں۔" والسلام

ملک جلال الدین ککے زئی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

دواخانہ طب جدید متصل ڈاکخانہ قادیان

جن احباب کے ایڈریس کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان ہو۔ وہ براہ کرم مطلع رہیں کہ ان کے نام یکم نومبر کو وی۔پی ارسال ہوں گے۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۶ راکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ساحل برطانیہ کے قریب تیس جرمن آبدوزوں نے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ آبدوزوں کو بھگا دیا گیا۔ چار آبدوزوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور سات کو نقصان پہنچایا گیا۔

ماسکو ۲۶ راکتوبر۔ کریوائی روگ کی آخری جرمن دفاعی لائن پر روسی ٹینکوں نے بڑے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔ جرمن فوجیں بڑا سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ ہر سپاہی سے کہہ دیا گیا ہے کہ لڑ کر مر جاؤ۔ پیچھے نہ ہٹو۔ ورنہ تمہیں گولی مار دی جائے گی۔ میلی ٹوپول کے محاذ پر جرمن ٹینک جوابی حملے کر رہے ہیں۔

مدراس ۲۶ راکتوبر۔ مصارف سفر بڑھ جانے کے پیش نظر حکومت مدراس نے اپنے ملازموں کے ٹریولنگ الاؤنس میں بقدر ۳۳½ فی صدی اضافہ کر دیا ہے۔

چٹاگانگ ۲۶ راکتوبر۔ (بدھ کے دن ۲۰ راکتوبر) چند جاپانی طیاروں نے چٹاگانگ پر بم برسانے کی کوشش کی تھی۔ اُن کے بعض بم چٹاگانگ کے قریب واقع ایک جھیل میں گرے تھے۔ جن کی وجہ سے بے شمار مچھلیاں پانی سے باہر گر گئیں عوام الناس نے جلدی جلدی ان مچھلیوں کو چننا شروع کر دیا۔ اور انہوں نے مارکیٹ میں ان مچھلیوں کی اچھی قیمت وصول کی۔ دشمن کے طیارے بہت بلندی پر اڑتے رہے توپچیوں نے ہوا مار توپیں چلا کر دشمن کے چار طیاروں کو نقصان پہنچایا۔ جن میں سے تین غالباً واپس نہیں جا سکے۔ برطانی شکاری طیارے بھی سرگرم رہے۔ آسمان پر جو جھڑپیں ہوئیں۔ ان سے دشمن کے کئی طیاروں کو نقصان پہنچا۔ وہ بھی غالباً اپنے اڈے تک نہیں پہنچ سکے ہوں گے۔ دشمن کے بم بعض لوگوں کے گھروں پر گرے۔ جن سے چند ایک اشخاص ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۶ راکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح سویرے دشمن کے چند طیاروں نے کاکس بازار (بنگال) پر بمباری کی۔ کسی فوجی ٹھکانے کو نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ چند ایک شہری ہلاک و مجروح ہوئے۔

کراچی ۲۶ راکتوبر۔ کراچی میں پانی کا سخت قحط ہے۔ جس سے پانی کے راشن کئے جانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس استقبالیہ نے پورٹ سے پانی حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ لیکن بورڈ نے اس درخواست کے جواب میں ایک ریزولیوشن منظور کیا۔ جس میں مرقوم ہے کہ کراچی میں پانی کا سخت قحط ہے۔ اسلئے بورڈ کی خواہش ہے کہ بشرط امکان آل انڈیا مسلم لیگ کا مقام اجلاس تبدیل کر دیا جائے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں پانی کا راشن جاری کرنا پڑے گا۔ اور اسکی سپلائی کے لئے مصارف برداشت کرنے پڑیں گے۔

لنڈن ۲۶ راکتوبر۔ آج سر جیمز گرگ وزیر حربیہ برطانیہ نے دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اطالیہ میں جو اتحادی جنگی قیدی موجود تھے۔ جرمن ان کی بڑی تعداد کو اطالیہ سے نکال کر جرمنی لے جا چکے ہیں۔

امرتسر ۲۶ راکتوبر۔ سونا ۔ ۲ ۔ ۸۶

چاندی ۰ ۔ ۔ ۔ ۲۷ پونڈ ۰ ۔ ۔ ۔ ۵۵ روپے۔

اوکاڑہ ۲۶ راکتوبر۔ گندم دڑہ ۶۵ ۔ ۱۰ ۔ ۱۰

گندم ۵۵۱ ۰ ۔ ۲ ۔ ۱۰ نخود ۶ ۔ ۲ ۔ ۸

دال نخود ۰ ۔ ۔ ۱۰ ۔ ۱۰ توریہ ۰ ۔ ۔ ۱۲ ۔ ۱۴

ماش ۰ ۔ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ مونگی ۰ ۔ ۔ ۰ ۔ ۱۳

چاول دڑہ ۰ ۔ ۔ ۔ ۱۵ روپے۔

لنڈن ۲۸ راکتوبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے ایک ہفتہ میں جرمنی پر ۱۷ ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ اس بمباری کی وجہ سے فرانس کے تمام لوگوں میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ پولیس سے بھی بعض جگہ جھڑپیں ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۶ راکتوبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ٹوکیو میں جاپانی ڈائٹ کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس میں وزیر مالیات نے ضمنی مطالبہ زر پیش کیا۔ مطالبہ زر سترہ لاکھ ین جاپانی سکہ کا تھا۔ یہ سب رقم طیاروں اور جنگی جہازوں کی تعمیر پر خرچ کی جائے گی۔ یہ رقم ٹیکس کے ذریعے وصول کی جائے گی۔ تین کروڑ بیس لاکھ ین جنگی مساعی پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس میں سے سترہ لاکھ ین ٹیکس سے اور باقی ۲۴ لاکھ ین جنگی قرضوں سے وصول کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ راکتوبر۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ پوپ کے شہر وٹیکان کے دروازوں پر پولیس کا پہرہ سخت کر دیا گیا ہے جو شخص پوپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ کسی غیر معروف شخص کو شہر میں جانے کی اجازت نہیں۔

نئی دہلی ۲۶ راکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی کمان کے ہیڈ کوارٹروں کے لئے دہلی اور نئی دہلی میں مکانات بڑی سرعت کے ساتھ حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ دفتر اور مکان حاصل کرنے پر تقریباً سوا کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ جو حکومت برطانیہ برداشت کرے گی۔

ماسکو ۲۸ راکتوبر۔ ماسکو کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ دریائے نیپر کے موڑ والے علاقے کے جنوب میں روسیوں نے ایک اور جگہ سے جرمن صفوں کو توڑ ڈالا ہے۔ اور اس مورچے پر بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی یہاں ۶ میل سے زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور ۹۰ مختلف گاؤں اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ میلیٹی پال کے علاقہ میں روسی تین طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایک دستہ جنوب کی طرف اور دوسرا نیپر کے دہانے کی طرف میکر پال پر بڑھ رہا ہے۔ جہاں پر مینگنز کی کانیں ہیں ان کانوں کا جرمن قبضہ سے نکل جانے کا مطلب یہ ہوگا کہ جرمن اس قیمتی چیز سے محروم ہو جائیں گے۔ جو اسلحہ خصوصاً ہوائی جہازوں کی تیاری کے لئے بہت ضروری ہے۔

واشنگٹن ۲۸ راکتوبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں نے نیو برٹن میں رابول کی بڑی چھاؤنی پر کل پھر شدید حملہ کیا۔ ۲۸ ہوائی جہازوں کو زمین پر تباہ کر دیا گیا۔ اور ۲۰ کو نقصان پہنچایا۔ مقابلہ کیلئے جاپانیوں کے ۷۰ ہوائی جہاز آئے۔ جن میں سے ۴۷ کو گرا لیا گیا۔ ہمارے طیاروں نے کاہیلی پر بھی بمباری کی۔ وہاں مقابلہ کے لئے دشمن کا کوئی ہوائی جہاز نہ آیا۔

کوئنن ٹکیاں ٹیبلٹس برائے ملیریا

(۱۰۰ ٹکیہ دو روپے)

دی کوئنن سٹورز قادیان

لنڈن ۲۸ راکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اٹلی میں سارے مورچوں پر اتحادی فوجیں لڑائی کے لئے مضبوط چوکیاں بنا رہی ہیں۔ اتحادی گشتی دستے بھی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ جرمن فوجیں خاص طور پر مقابلہ نہیں کر رہیں۔

لنڈن ۲۸ راکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے ہنگری کے دارالسلطنت بوڈاپسٹ اور ایک اور شہر پر شدید ہوائی حملہ کیا۔

ماسکو ۲۸ راکتوبر۔ کل مسٹر ایڈن نے پھر مارشل سٹالین سے ملاقات کی اس ملاقات میں موسیو مالوٹوف اور برطانیہ کے ایلچی بھی موجود تھے۔ دوشنبہ کو بھی ۳ گھنٹے تک کانفرنس ہوتی رہی۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ تینوں ملکوں کے نمائندے جانتے ہیں کہ اس وقت سخت لڑائی جاری ہے۔ اور ان کی رائے یہ ہے کہ دشمن کے لئے اب کوئی ایسا موقعہ نہ رہنے دینا چاہیئے۔ کہ وہ پھر کسی وقت صلح پسند ممالک پر تلوار کھینچ سکے۔

لنڈن ۲۸ راکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی کمان کی بعض شاخیں ہندوستان میں قائم کی گئی ہیں۔ اور وائسرائے ہند ان کے نگران ہوں گے۔ انہیں اس کام میں مدد دینے کے لئے ان کو ایک علیحدہ مشیر دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۸ راکتوبر۔ کل حضور وائسرائے نے بنگال میں سب ڈویژن کانٹائی کا دورہ کیا اور

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah